REGISTRED L No. 89.

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۴۳	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہی ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱	نمبر ۴۱

مفید کتابیں! مفید کتابیں!! مفید کتابیں!!!

ریفارم سیریز

۱- اصلاح تمدن	۵ر
۲- اصلاح اخلاق	۴ر
۳- اصلاح حفظان صحت	۱ر
۴- اصلاح زراعت	۱ر
۵- افلاس ہند اور اُس کی تردید	۱ر
۶- صنعت اور دستکاری کی ترقی	۲ر
۷- بچوں کی پرورش	۶پائی

یہہ کتابیں نہایت مفید اور دلچسپ ہیں چاہئے کہ ہر ایک گھر میں رکھی جاویں بلکہ ہر ایک اسکول کی لائبریری میں رکھی جاویں

اِسلامی سیریز

۱- اسلام میں مسیح	۱ر
۲- خدائے اسلام	۲ر
۳- ینابیع القرآن	۳ر
۴- الکفارہ	ر
۵- بائبل یا قرآن	۱۰ر
۶- مسیح ابن اللہ	۲ر
۷- اثمار شیریں	۴ر
۸- میزان الحق	۴ر
۹- کشف القرآن	۶ر
۱۰- الکنڈی	۱۲ر
۱۱- عقائد اسلامیہ	۱۰ر
۱۲- آئینہ قرآن	۶ر
۱۳- دین اسلام	۱ر
۱۴- ینابیع الاسلام	۸ر

یہہ کتابیں خاصکر اس مقصد سے لکھی گئی ہیں کہ اہل اسلام کے ہاتھوں میں دلائی جاویں لیکن وہ ہر ایک مسیحی مبشر کے واسطے بہت ہی فائدہ مند ہیں +

ہندو سیریز

۱- ستیارتھ پرکاش درپن	۸ر
۲- سمپردائے	۶ر
۳- ویدوں کی تعلیم	۱۰ر
۴- وشنو کے دس اوتار	۲ر
۵- رشیوں کا آبائی وطن	۲ر
۶- ویدوں کی ازلیت و ماہیت	۱پائی
۷- آواگون یا آئندہ زندگی	۲ر
۸- ویدوں کی قربانیاں	۳پائی

۹- ویدک تصنیفات ۱/
۱۰- ویدوں کی دیوتا پرستی ۳ پائی
چاہئے کہ ہر ایک مسیحی کارندہ ان کتابوں کو اپنے پاس رکھے اور ان سے پوری واقفیت حاصل کرے +

خاصکر مسیحیوں کیلئے

۱- مسیح کی تعلیم - اردو ۴/ ۸/
۲- مسیح کی تعلیم - رومن ۸/ ۱۲/
۳- مسیح کا نمونہ ۸/
۴- روح سے معمور زندگی ۴/
۵- طریق دعا ۴/
۶- بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے ۴/
۷- روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴/
۸- القاب مسیح ۴/
۹- اورادسیرت المسیح ۸/
۱۰- راحت القلوب ۲/
۱۱- مسیح کے خاص دوست ۸/
۱۲- ہم کس طرح لوگوں کو مسیح کے پاس لاویں ۴/
۱۳- انجیل داؤد ۲/
۱۴- آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں ۹ پائی
۱۵- خاندانی فرائض۔ ۴ و ۱۲ رومن ۸/
ہم اپنے مسیحی بھائیوں سے منت کرتے ہیں کہ اس فہرست کی کتابوں کو غور سے ملاحظہ کیجئے اور اگر وہ آپ کے گھر میں نہیں ہیں تو ضرور انکو خریدئے اور ان کا مطالعہ کیجئے خاصکر خاندانی فرائض کو اپنے گھر میں عزیز رکھیں +

تواریخ اور سوانح عمری

۱- بائبل کی تواریخ (بلیکی) عہ
۲- مسیح کی زندگی (سٹاکر) ۱۲/
۳- حیات پولس ۴/
۴- تاریخ مذہب ۸/
۵- تاریخ روم ۸/
۶- تاریخ مصر ۸/
۷- مرقع روس ۸/
۸- یروشلم کے آخری ایام ۲/
۹- سکندر اعظم ۲/
۱۰- یونانی تواریخ ۶/
۱۱- بشپ فرنچ کی سرگذشت ۳/
۱۲- بشپ پیٹرسن کی زندگی کے حالات ۲/
۱۳- چارلس - ایچ - سپرجن کی سوانح عمری ۱/
۱۴- ڈاکٹر جڈسن کی سوانح عمری ۳/
ہر ایک آدمی جو فرصت کے وقت ایسی کتابیں پڑھنی چاہتے ہیں جن سے عقلی اور قلبی فائدہ حاصل ہو تا ہے مذکورہ بالا پڑھنے کی کوشش کریں +

دلکش کتابیں

۱- پاسٹر ہشی - ایک چینی پاسٹر ۶/
۲- مارکو پولو ۸/
۳- انگلستان کے خانگی حالات ۹/
۴- روستہ الکبڑا ۶/
۵- سیر ہند - معہ تصویریں عہ
۶- شہیدان کارتھج ۱۲/
۷- حالات جاپان ۳ و ۸/
۸- طلائی شمعدان ۴/
۹- رابنس کروسو ۱۲/
۱۰- طیطس رفیق صلیب ۸/
۱۱- رامپال سنگھ رومن ۸/
۱۲- رامپال سنگھ اردو ۴/
۱۳- تلاش حق اردو ۴/
۱۴- تلاش حق رومن ۶/
۱۵- شریف بیبیاں معہ تصویرات ۶/
۱۶- سورج پرکاش ۶ و ۱۲/
۱۷- عزت بیشبال ۵ و ۹/
۱۸- چندر لیلا ۲/ و ۶/
۱۹- ابن حمو ۸/
۲۰- زرین ملک کی تلاش ۸/
۲۱- شعاع نور - اول و دویم حصہ ۵/
۲۲- چلمنی اور کرونا ۴/
۲۳- یوڈیاس اگاسٹے ۱۲/
۲۴- تارا کا حال ۱۳/
۲۵- شاہزادہ بن داؤد حصہ اول و دویم عہ
۲۶- کلیاں اور مایا ۲/
۲۷- فوز العظیم ۲/
۲۸- دولت لازوال ۸/
یہہ سب کتابیں خاصکر جوانمرد اور عورتوں کے لئے لائق ناولوں کی طرح دلکش اور ان کے مطالعہ سے عقلی اور قلبی فائدہ حاصل ہوتا ہے +
خاندانی لائبریری کے لائق ہیں اور سنڈے سکول لائبریری کے لائق ہیں بلکہ ہر ایک سکول کی لائبریری کے لائق ہیں +

متفرقات

۱- معجزات مسیح عہ
۲- واعظیں از مسیحی تین جلدیں عہ
۳- نجات کی تعلیم ۱۲/
۴- تنویر الذہن فی فصاحت القرآن ۸/
۵- اگسٹین کے اقرارات عہ
۶- عیسائی مسافر تصویر دار عہ
۷- راہ زندگی ۱۲/
۸- موازنہ مذاہب رومن ۸/
۹- گنجینہ اسلام ۸/
۱۰- دین حق کی تحقیق ۳/
۱۱- کشف الحقائق ۸/
۱۲- خدا کی ہستی ۱۲/
۱۳- حقیقت مسیح ۸/
۱۴- حیات مسیح ۱۲/
۱۵- بائبل کا الہام ۸ و ۱۲/
۱۶- گورنمنٹ انگلستان کی تاریخ و حکومت ۸/
۱۷- راہ نجات ۴/
۱۸- عہد جدید ۸/
۱۹- ایک چینی سیاح کا سفر نامہ ۴/
۲۰- مشاہیر عالم ۲/
۲۱- ہند میں قومیت ۱/
۲۲- دو سوال - ناستک تعلیم کا رد از روئے فلاسفی ۳/
۲۳- شادی کی بابت ۱/
۲۴- تاریخ طاعون ۶ پائی

یہہ کتابیں منیجر کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی - پی - یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشاں

لودیانہ۔ جمعہ ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ع

فہرست مضامین۔

اخبار کی بہار

شہر لنڈن کے جنرل پوسٹ آفس میں قریب ۳۰ من چٹھیات مفقود ہوجاتی ہیں۔

ڈاکٹر ہٹرش ریکس کے فرمانے کے مطابق تمام انگلینڈ میں ایسکس ہی ایک بڑا صحت کا مقام خیال کیا جاتا ہے جس میں اوسط حساب عمر رسیدگی ۱۰۰۰ پیچھے ۱۵۰ ہے۔

لاکھہ ساورین کہنے کو تو ایک چھوٹی سی بات ہے۔ مگر اس رقم کو اُٹھانے کے لئے ۱۰ مضبوط آدمی درکار ہیں جو ہر ایک ....۱ اُٹھارینگے جس کا وزن ۲۰۰ پونڈ ہوگا۔

ڈیرہ دون سے کوہ منصوری تک ایک برقی ایلیویٹر جاری کرنیکی کوشش کی گئی ہے۔

کیلے کے ریشوں سے اب کپڑے کثرت سے بننے لگے ہیں۔ اس کے بنے ہوئے کپڑے بڑے دیرپا ہوتے ہیں اور موسم سرما کے پہننے کے لئے ازحد مفید ہیں۔

سمندر کی گہرائی بحر الکاہل میں جزیرہ گوام کے نزدیک ۵۲۶۹ فیتھم ہے جس کے ۶ میل ہوتے ہیں جو دنیا کے سب سے بلند پہاڑ سے ۲۱۲۴ فیٹ زیادہ ہے۔

انگریزی ساخت کی سلور پلیٹیس پر جو ولایت سے بنی آتی ہیں چار مختلف نشانات ہوتے ہیں پہلے بنانے والے کے نام کے پہلے الفاظ۔ دوم کمپنی کا نشان۔ سوئم ساورین کا نشان جو نرخ کا

ہے چہارم ایک حرف جس سے تاریخ نکلتی ہے۔

یہ دستور ہے کہ جب کوئی بادشاہ مر جاتا ہے تو شاہی جھنڈا جھکایا جاتا ہے اس کی نسبت معلوم ہوا ہے کہ بحری قانون کے متعلق یہ دستور تھا کہ جو فوج مغلوب ہوتی تھی وہ اپنے جھنڈے کو جھکایا کرتی تھی اور اس ہی لئے موت کے وقت چونکہ انسان اعلیٰ سے اعلیٰ اس سے مغلوب ہوتا ہے۔ اس لئے شاہی جھنڈا جھکایا جاتا ہے

منچوریا میں تاتار قوم کا ایک فرقہ ہے جو چینی دریا کے ساحل پر آباد ہے جو مچھلی کے چمڑے سے بنائے ہوئے کپڑے پہنتا ہے اور وہ مچھلی جس کے چمڑے سے ایسے کپڑے بنائے جاتے ہیں وہ ٹھیرو کہلاتی جو سالمن کی قسم کی ہوتی ہے اور ان لوگوں کو مچھلی کا چمڑہ پہننے والے تاتار کہتے ہیں۔

موٹلمیں (برہما) سے ایک عجیب خبر آئی ہے کہ وہاں کے ایک امیر عورت کوڑھی نے جس کی بیٹی کوڑھی خانہ تین ماہ سے رہتی تھی جبکہ یہ سنا کہ کوڑھی خانہ میں رہنے کے لئے جگہ نہیں ہے کیونکہ بہت سے کوڑھی آگئے تھے تو اس نے اس ضرورت کو اس طرح سے پورا کیا کہ وہ سو سو روپیہ کے ۵۰۰ کے نوٹ لیکر آئی اور اپنی شکرگذاری کے لئے مہتمم صاحب کے پیش نذر کئے اُس کا نام ما تھین یین ہے۔

ہمعصر کرسچن پیٹریٹ مخبر ہے کہ سب سے بڑی دعائی مجلس ایک جگہ جمع ہوئی۔ اور پھر وہ سوال کرتا ہے کہ کہاں؟ کیا مسیحی ملک امریکہ میں؟ یا انگلستان؟ یہ خود جواب دیتا ہے کہ نہیں

جبکہ بت پرست ملک کوریا میں! مقام سیول کے پوامات گول کلیسیا کے گرجہ گھر میں ۱۲۰۰ اشخاص دعا کے لئے فرش پر گھٹنوں گرے اور خدا کے حضور بڑے شوق اور سرگرمی سے دعائی ایسا بڑا مجمع رات کے وقت دعا کے لئے اور کسی جگہ فراہم نہیں ہوتا ہے۔ جس سے پایا جاتا ہے کہ کوریا کا ملک برکتوں کو حاصل کرنے سب ملکوں پر فوقیت لے جائیگا۔ کیونکہ وہاں دعا کی روح پائی جاتی ہے۔ جو ایک بڑا عمدہ عمل ہے جس کے ذریعہ برکتوں کے دریا بہ نکلتے ہیں۔

جنوبی ہندوستان کے چہری پیشہ لوگوں میں جنکو گوانس کہتے ہیں ڈبلیو۔ایم۔ سوسائٹی کام کرتی ہے اور گذشتہ سال اُن میں سے ۱۵۰ اشخاص مسیحی ہو گئے ہیں اور اچھے پیشے اختیار کر رہے ہیں۔

نظام آباد سے ایک فرحت بخش خبر آئی ہے کہ وہاں کے ایک دولتمند ہندو نے فی الحال ۵۰۰ پونڈ یعنی ۷۵۰۰ روپیہ کی اراضی کوڑھی خانہ کے مشن کے کام کے لئے بخش دی ہے اور یہ کام بہت عمدہ قابل نمونہ کر کے دکھلایا ہے۔

کراچی میں آئی ہسپتال کے لئے سیٹھ شیو رام رکھا کی جائیداد سے ۵۰ ہزار روپیہ دیا گیا ہے۔

جبلپور کے سنٹرل جیل میں بکوشش انسپکٹر جنرل ایک مندر اور ایک مسجد قیدیوں کی مذہبی ضرورتوں کیواسطے بنائی گئی۔ مسجد کے لئے ایک مولوی اور مندر کیلئے ایک فاضل پنڈت مقرر کئے گئے جو قیدیوں کو دھرم کے لئے خوب تیار کرینگے۔

اڈیٹوریل نوٹس

مسیحی حق حقوق

نمبر ۶

تیسرا حق۔ جبکہ گنہگار گناہ کے بند سے خلاصی پا چکا اور قید عصیاں سے اسکو کامل رہائی نصیب ہوگئی اور اُس کے بعد اُس کو قربت الٰہی کا درجہ حاصل ہوگیا اور جدائی اور مفارقت کا اختلاف مٹ گیا تو اب گنہگار کو مقرب الٰہی ہوکر فرزندیت کا مبارک درجہ ملتا ہے۔ اُس کی نسبت کلام الٰہی میں یوں لکھا ہو کہ جتنوں نے اُسے قبول کیا اُس نے اُنہیں اقتدار بخشا کہ خدا کے فرزند ہوں یعنے اُنہیں جو اُس کے نام پر ایمان لاتے ہیں۔

یوحنا ۱:‏۱۲

واضح ہو کہ فرزندیت کا حق کوئی چھوٹا حق نہیں ہے بلکہ اِس کے ساتھ بہت سی برکتیں وابستہ ہیں جنکا وہ شخص جس کو یہ حق حاصل ہوجاتا ہے مستحق ہوجاتا ہے۔ پولوس رسول اُس کا ذکر یوں کرتا ہے اور جب فرزند ہوئے تو وارث بھی یعنے خدا کے وارث۔ اور میراث میں مسیح کے شریک بشرطیکہ ہم اُسکے ساتھ دکھ بھی اُٹھاویں۔ تاکہ اُسکے ساتھ جلال بھی پاویں۔

رومیوں ۸:‏۱۷

اب جائے غور ہے کہ کہاں ایک گنہگار انسان اور کہاں پاک اور قدوس ذات الٰہی اور اُس کے فرزند ہونیکا مبارک عہدہ یا درجہ اپر یہ حقیقت ہے اور خدا نے اپنی کمال محبت سے ایسا ہی کیا ہے۔ کیونکہ وہ نجات جو خدا نے گنہگاروں کو بخشی ہے اُس کے پیارے بیٹے کے کفارہ دینے کے وسیلے سے پوری ہوئی ہو تو اُسکے عوض میں اگر خدا کی ایسی بڑی عنایت اور مہربانی ظاہر ہو تو کچھ عجب نہیں ہے کیونکہ وہ فعل اپنی قسم کا سب سے بڑا کام تھا۔ اسلئے جسقدر وہ ایک عظیم کام تھا تو اُس کے نتیجے بھی نہایت بھاری اور قیمتی ہونے چاہئیں۔ لہٰذا نہایت خوشی اور شادمانی کا موقعہ ہے کہ لاچار گنہگار اگر چاہے تو صرف توبہ اور ایمان کی ایک ہلکی شرط کے پورا کرنے سے ایسے بڑے درجے کو مفت حاصل کر سکتا ہے۔ جسکو وہ اپنی نیکی اور شریعت کے پورا کرنے سے ہرگز ہرگز حاصل نہیں کر سکتا۔

کاش کہ گنہگار اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر ایمان لاویں اور فرزندیت کا درجہ حاصل کر کے نجات ابدی اور خدائی سرمدی کو حاصل کریں۔

ہمعصر الحق دہلی مطبوعہ ۸ ستمبر سنہ ۱۹۱۰ء میں اپنے اڈیٹوریل کالموں میں انجمن اتحاد المسلمین کی مفید تحریک کا ذکر کرتا ہوا اور اسکی ضرورت اور فائدوں کو مفصل بیان کرتا ہوا اور عالمگیر صلح وصفائی کا خواہاں ہوکر ذیل کی عبارت تحریر کرتا ہے جو قابل غور ہے۔

ایک دوسرے کی بدگوئی عیب جوئی اور بدگمانی کی عادت ایکقلم ترک کر دو۔ مذہبی مباحثات میں زیادتی۔ تیزی۔ جوش بیجا۔ اور تعصب کو حرام مطلق سمجھو اور دوسروں کی خرابیوں کے بجائے اپنے دین ودھرم کی خوبیاں نہ صرف زبان یا قلم سے بیان کرو۔ بلکہ اپنی عملی حالت سے بھی ثابت کرو۔ خدا ترسی۔ نیک کرداری۔ پرہیزگاری کی اُن باتوں میں جن پر عموماً جملہ مذاہب متفق ہیں کسی قسم کی تمیز وتفریق نہ رکھو۔ ہندو۔ مسلمان۔ یہودی مجوسی کوئی بھی کیوں نہ ہو اُس کے قول سے فایدہ اُٹھاؤ۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کے اختلاف میں ہمدردی شرافت تہذیب ومتانت اور انسانیت تک کو خیرباد نہ کہو۔ حق کے ماننے اور ناحق کے چھوڑنے میں ہٹ دھرمی۔ مستحق پروری۔ تعصب اور نفسانیت کو دخل نہ دو اور سب سے آخر مگر سب سے اہم بات یہ کہ اپنی عقل وفہم اور قابلیت کا گھمنڈ چھوڑ کر سیدھا رستہ یا صراط مستقیم پانے اور اُس پر قائم رہنے کے لئے ہمیشہ خدا ہی کے حضور گرے رہو اور مخلصانہ دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھو پھر دیکھو کہ ایک خدا کو ماننے اور اُسکے تمام برگزیدوں کا احترام کرتے ہوئے تم سب کے سب ایک ہی درخت پر ثمر کی شاخیں معلوم ہوتے ہو یا نہیں۔ سچے دھرم یا دین حق کی عالمگیر شاعت جب ہوگی اسی طرح اور اسی رنگ میں ہوگی۔ لکھ رکھو جو جیگا وہ دیکھے گا؛

ریویوز

سنیاسی:۔ اس نام کا ایک طبی رسالہ بمقام سرگودہا سے شایع ہونا شروع ہوا ہے۔ واقعی یہ رسالہ بہت عمدہ غرض سے جاری کیا گیا ہے اور نہایت دلچسپ اور موزوں ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ جسمانی امراض کا بڑا عمدہ میڈیکل انسٹرکٹر ہے اور مفید معالج ہو جس سے گھر بیٹھے ہی قسم قسم کی طبی معلومات حاصل ہوسکتی ہے۔ اور اسکے سوا اور دیگر مضامین بھی اس میں اسکے آخری حصے میں عمدہ چٹکلے درج ہوتے ہیں جو دل خوش کرنے والے ہیں۔ غرضیکہ اپنی قسم کا یہ ایک عمدہ ماہواری رسالہ ہے۔ اس کے ۳۲ صفحے ہیں اور قیمت صرف ۱۲ سالیانہ ہے چاہئے کہ ناظرین ضرور اس کو منگوا کر ملاحظہ فرماویں تو خود اُسکے مفید ہونے کی گواہی دینگے۔

رفیق:۔ اس نام کا ایک ماہواری رسالہ فی الحال جناب لالہ بھگونت رائے گپتا کے زیر اہتمام شایع ہوا ہے جس میں بہت عمدہ اور چیدہ مضامین درج ہوتے ہیں اور اخلاقی۔ ادبی۔ مجلسی۔ ملکی۔ اصلاحی اور علمی مضامین لکھے جاتے ہیں۔ ہماری رائے میں یہ رسالہ ہر طرح سے قابل قدر ہے اور از حد مفید ہونے کی وجہ ضرور ہے کہ اس کی خریداری سے ایسے لائق اڈیٹر صاحب کی حوصلہ افزائی زیادہ کی جاوے تاکہ وہ اپنے اعلیٰ خیالات سے اور زیادہ پبلک کی خدمت شوق سے بجالاویں۔ یہ ۴۴ صفحوں کا اچھے کاغذ پر خوشخط ماہوار رسالہ ہے جسکی قیمت سالیانہ ۱۲ ہے۔ جو لاہور سے نکلتا ہے۔

آجکل افریقہ میں مسیحی خدمت کا کام بڑی سرگرمی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اور دن بدن یہ کام ترقی پذیر ہے۔ چنانچہ افریقہ میں فی زمانہ ایک سو چار پروٹسٹنٹ مشنری کام

کر رہے ہیں۔ آٹھ کالج اور انسٹیٹیوٹ بیسوں انجیکل ٹریننگ سکول ہیں۔ تراسی بورڈنگ اور ہائی سکول ہیں۔ تریسٹھ انڈسٹریل انسٹیٹیوشن ہیں۔ دو میڈیکل سکول ہیں۔ تراسی ہسپتال ہیں اور ایک سو سات ڈسپنسریاں ہیں جہاں پر ۔۔۔۔ ۵ لاکھ مریضوں کا ہر سال علاج کیا جاتا ہے۔ تین کوڑھی خانے ہیں تیرہ ٹریننگ سکول ہیں تینتیس مشن پریس اور اکتیس مشن میگزین ہیں۔

ہمعصر افغان پشاور کا ایک محمدی نامہ نگار عبد اللہ نامے "علم اور اخلاق کا تعلق" کے عنوان سے ایک مسلسل مضمون خبار ہذا میں شائع کر رہا ہے جس میں بہت سی بے ثبوت باتیں ایک بڑے اسلامی ڈھنگ کے ساتھ درج کر رہا ہے جن کا اگر ثبوت طلب کرو تو جاری رائے میں سوا خاموشی کے کچھ نہ ہوگا۔ افسوس تو ہم کو اس امر پر آتا ہے کہ نامہ نگار اپنے نبی کی تعریف کرتے وقت قرآن کے بیانات کو بالکل بالائے طاق رکھ دیتے ہیں اور بالکل بھول جاتے ہیں کہ وہ ایسے دعووں کے پیش کرنے سے دوسرے الفاظ میں اپنی ہی کتاب کو جھٹلا رہے ہیں۔ قرآن تو صاف کہہ رہا ہے کہ اے نبی تو بخشش مانگ اپنے گناہوں کی جو ہو نگے گناہوں کی اور مومنات کے گناہوں کی اور نہ صرف یہ بلکہ قرآن ظاہر کر رہا ہے کہ حضرت پہلے گمراہ تھے بے راہ تھے اور کہ وہ عزت نوازنے والے ہیں۔ لیکن ان تمام باتوں کو نظر انداز کر کے ایسے صاحبان آسمان و زمین کے قلابے جوڑ کر ایک طوفان بے تمیزی برپا کر دیتے ہیں۔ اور حضرت کی تعریف ایسے الفاظ میں کرتے ہیں کہ جن کا ثبوت ان کے پاس کچھ بھی نہیں۔ افغان پشاور مطبوعہ ۲۲ اگست سنہ ۱۹۱۰ء میں حضرت کی تعریف کرتے ہوئے تمام نبیوں کی مذمت کر ڈالی اور محمدی معجزات کے ایسے راگ گائے کہ حد کی ختم کر دی لیکن اگر معجزات قرآن سے طلب کرو تو فوراً ماننا سنانے لگ جاتے ہیں۔ اور صرف شق القمر کے سوائے کوئی معجزہ قرآن میں ڈھونڈنے سے نہیں ملتا

دینی سوال و جواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

پر اس کا ثبوت آپ لفظوں اور جملوں سے نکالنے کی کوشش کرتے ہیں بہتر ہوتا کہ اس کے ثبوت کے لئے ضرور قریش یا دیگر اقوام کے واقعات پیش کئے جاتے جن سے یہ امر صاف ہو جاتا لیکن کہاں ؟

قولہ۔ جن الفاظ کا ترجمہ سیور صاحب نے مقابلہ کے لئے اٹھ کھڑا ہونا کیا ہے۔ وہ یعدوا علینا ہیں جس کے زیادہ صحیح معنے یہ ہوتے ہیں کہ انہوں نے ہم سے ظالمانہ سلوک کیا ہے یا ہم پر تعدی اور زیادتی کی ہے۔ کیونکہ لین پول کی انگریزی عربی لغات میں بغی کے معنے مفصلہ ذیل دیئے گئے ہیں۔ "تعدی کا مرتکب ہونا ایذا پہونچانا یا ظالمانہ سلوک کرنا یا سختی کرنا" وغیرہ وغیرہ و حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مخالفین ہی تھے۔ جنہوں نے مسلمانوں سے ظالمانہ و جابرانہ برتاؤ کیا تھا۔

اقول۔ ایک لفظ سے واقعات کی صحت نہیں نکلتی۔ ایسا ہی بلکہ اس سے زیادہ قریش وغیرہ کہہ سکتے تھے کہ جبر مسلمانوں کی طرف سے ہوا کہ وہ چار طرف سے لوٹنے اور لوٹنے کے لئے تیار تھے۔ اور وہ صرف بچاؤ کرتے تھے۔

قولہ۔ ان کو اسلام سے برگشتہ کرنے کے لئے ہر طرح دکھوں مصیبتوں اور سختیوں میں ڈالا تھا۔

اقول۔ اس کا ثبوت ہم ایڈیٹر صاحب سے طلب کرتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ وہ ہم کو تواریخ سے یہ باتیں دکھلا دیں کہ مذہب کے لئے یا ان کو اسلام سے برگشتہ کرنے کے لئے ایسے ایسے سخت تکلیف کے کام قریشیوں کی طرف سے مسلمانوں نے اٹھائے بلکہ اس کے برعکس مسلمانوں نے ان کا ایسا کچومر نکالا کہ وہ بے چارے صفحۂ دنیا سے نیست ہو گئے۔

قولہ۔ کیا یہ الفاظ ہی اس امر کی کافی شہادت نہیں ہیں کہ مسلمان مظلوم اور ان کے دشمن ظالم تھے ؟

اقول۔ یہ ایک نہایت عجیب قسم کا ثبوت ہے اور ایک عجیب و غریب شہادت ہے۔ اگر قریش کی زبان سے یہ الفاظ نکلتے تو بھی کچھ حقیقت سمجھی جاتی۔ لیکن یہاں کہنے والے بھی مسلمان اور ظالم قریش ٹھہرائے جاتے ہیں اور صرف ایک لفظ کی بنا پر۔

قولہ۔ ہمیں اگر تعجب ہے تو یہ ہے کہ ایسی صاف اور صریح شہادتوں کی موجودگی میں بھی صاحبان اور ان کے ہمرنگ معترضین کو یہ کہتے وقت شرم نہیں آتی کہ مسلمانوں نے عربوں پر ظلم کی تلوار چلائی اور ان کو بزور شمشیر اسلام میں داخل کیا۔

اقول۔ شہادت اس امر کے ثبوت کے لئے تو ہم طلب کرتے ہیں جواب تک کوئی پیش نہیں کی گئی۔ یہ صرف ایک لفظی شہادت اسکو ثابت نہیں کرتی کیونکہ اسکے کہنے والے خود مخالف ہیں جو نہ صرف ظلم کو قریش پر بطور خود حفاظتی کے لحاظ سے بلکہ حکم خدا کا دعوے کر کے روا ٹھہراتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کی مثال بنتے ہیں۔ جبکہ وہ اس معاملے میں مسیحیوں کو شرم دلاتے ہیں۔ اگر اس کا ثبوت کافی ملتا تو مسیحی اسکو ان لفظوں پر بیہودہ ہی سمجھ کس طرح سے اسکو مان سکتے ہیں۔

قولہ۔ آخر خدا تعالے نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے اور حاکم ہے۔ ایک سخت آندھی کے رنگ میں اپنی آسمانی کمک بھیجی اور یہ طوفان ایسا سخت تھا کہ خیمے اکھڑ گئے۔ آگیں بجھ گئیں۔ اور دشمنوں کا ہر ایک سامان تہ و بالا ہو گیا اور لشکر میں ایسی کھلبلی مچ گئی کہ ابو سفیان جو کفار کی فوج کا سپہ سالار تھا پہلے بھاگ نکلا اور گھبراہٹ کا یہ عالم تھا کہ ابو سفیان کو سوار ہونے سے پہلے اونٹ کی ٹانگیں کھولنے کا بھی خیال نہ رہا۔

باقی آئندہ

اقتباس

بائبل کا بیجا استعمال

فرض کرو کہ ایک بہت عمدہ پھولوں اور میوہ دار اچھی قسم کے درختوں اور پودوں سے آراستہ باغ ہر جو مہکنے والے اور خوشبودار پھولوں سے بھرا ہوا ہو۔ لیکن مالیوں کی بے پرواہی اور اچھی طرح سے حفاظت نہ کرنے کے سبب سے بہت سے جنگلی جانور اور چوپائے اُس میں آگھسیں جو وہاں آکر اپنے چرے ہوئے گملوں سے پھولوں کو نتارڈالیں اور پھلدار درختوں کو پامال کردیں اور ادھر اودھر دوڑ کر پھل چھڑی اور عمدہ درختوں کو کچل ڈالیں تو اس باغ کی کیسی بُری حالت نظر آئیگی۔ اور وہ کس طرح سے ویران اور برباد ہو جائیگا جو کل نہایت خوبصورت اور خوشنما تھا اور آج بالکل غیرآباد اور اُجڑا ہوا نظر دیگا۔ اور جگہ جگہ ان جانوروں کی لیدگالی کی ہوئی گھاس ہسبات کو ظاہر کریگی کہ یہ جانوروں نے اجاڑا ہے۔ ٹھیک یہی حال بائبل کے ایسے معترض لوگوں کا ہے جو بائبل کو دعا اور خدا سے مدد حاصل کرکے نہیں پڑھتے پر صرف نکتہ چینی کے لئے اعتراض پکڑنے کو پڑھتے ہیں۔ وہ عین ہی ایسے حیوانوں کی طرح پر کلام اللہ کو اپنے پاؤں کے تلے روندتے ہیں اور ٹھٹھہ کرتے ہیں۔ (ہیجبر)

حضور ڈیوک آف کناٹ کی سیر جنوبی افریقہ کے نئے برٹش پارلیمنٹ نے جیلا کر منظور کیا ہے۔

اخبار لنڈن ٹائمز برٹش کو صلاح دیتا ہے کہ ہندوستان کو ایک قوم کا ملک ہرگز نہ سمجھے بلکہ یہ خیال کرنا چاہئے کہ ہندوستان میں ایک فرقے اور قومیں آباد ہیں جنکے فوائد مختلف ہیں۔

مراسلات

ارکان ستہ

کیونکہ قرآن عربی میں محکمات اور متشابہات کی پہچان کا گُر دیا گیا ہے جس کو مدنظر رکھکر ہر ایک قرآن خواں اپنے لئے محکمات اور متشابہات کو الگ الگ کرسکتا ہے اور سچ پوچھو تو اس قدر ہے کہ علمائے قرآن نے محکمات و متشابہات کی کسوٹی پہچانی اور نہ اس سے کسی نے کام لیا اور نہ محکمات و متشابہات الگ الگ کئے گئے۔ وہ گر اور کسوٹی آیات ماتحت کی موضوع پر لکھا ہے۔ مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ۔ ترجمہ ۔ صرف وہی کہا جاتا ہے جو انبیا ما قبل سے کہا گیا تھا۔ السجدۃ ۵ رکوع

إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ۔ یہ قرآن صحائف اول میں پایا جاتا ہے صحائف ابراہیم اور موسیٰ میں۔ الاعلی۔ كَذَٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ یعنے ہم قدیم انبیا کے قصوں سے تجھے بیان کرتے ہیں۔ طٰہٰ ۵ رکوع

فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ۔ یونس ۱۰ رکوع

أَوَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَةً أَنْ يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ۔ الشعراء ۱۱ رکوع

وَمَا كُنْتَ تَتْلُو مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ ۖ إِذًا لَارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الظَّالِمُونَ۔ یعنے تو پہلے کتاب پڑھتا تھا اور نہ اپنے ہاتھ سے لکھتا تھا۔ اگر ایسا ہوتا تو جھٹلانیوالے ضرور شبہ کرتے۔ بلکہ یہ تو صاف آیات ہیں جو علم والوں کے سینوں میں پائی جاتی ہیں۔ اور ہماری آیات انکار ظالموں کے سوا اور کوئی نہیں کرسکتا ہے۔ عنکبوت ۵ رکوع۔

وَمَا كَانَ هَٰذَا الْقُرْآنُ أَنْ يُفْتَرَىٰ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

یعنے اور یہ قرآن خدا کے سوا کا افترا کیا ہوا نہیں ہے بلکہ اُس چیز کی تصدیق ہے جو اُن کے ہاتھوں میں موجود ہے اور رب العالمین کی کتاب کی تفصیل ہے جسمیں کوئی شک و شبہ نہیں۔ یونس ۴ رکوع۔

یہ آیات بطور نمونہ میں نے پیش کی ہیں۔ جو محکمات قرآن کے صحائف اور نسخوں کا صاف صاف پتا نشان دے رہی ہیں اور جنکی روشنی میں ہم محکمات قرآن ایک ایک نقطہ اور جملہ متشابہات قرآن سے الگ الگ کرسکتے ہیں۔ اگر علمائے قرآن بدقسمتی سے ایسے سمجھے کہ جو کتاب قرآن عربی کے محکمات کی ماں تھی اور جس کی روشنی میں محکمات قرآن متشابہات قرآن سے پہچانے جا سکتے تھے۔ اسی پر کفر و تحریف کے الزاموں کی بوچھاڑ شروع کردی اور قرآن عربی کا متشابہات کی وجہ سے حال بگڑ ہی چکا تھا پر علما کی لاعلمی اور جلد بازی کی تحریرات سے بائبل محرف اور علمائے بائبل کو جھگڑے یعنے قرآن عربی کے محکم متن کی لوح محفوظ سے کم نہ تھے لا مذہب اور کافر اور گمراہ مشہور کردئیے گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت نبی کی اُمت میں ہی بہس کے بہاد گئی۔ (دیکھو تعلیم القرآن کو)

آیات بالا نے محکمات قرآن کا نہایت صاف الفاظ میں پتہ نشان دیدیا ہے اب بائبل کو لیکر اُسکے متن کا مقابلہ قرآن عربی کے متن سے شروع کرو اور جو آیت قرآنی بائبل میں اپنے معانی اور مطالب نہیں رکھتی ہے۔ اُس پر لفظ متشابہ لکھتے جاؤ اور اسیطرح قرآن عربی کو ختم کرو اور جو آیات قرآنی اپنے مفہوم بائبل میں رکھتی ہیں وہی محکمات اور اصل قرآن عربی ہے باقی تمام قرآن متشابہ ہے اور یوں آفتکار نہیں جیسے متن قرآن کے متشابہات سے الگ ہو جائیں گے۔ اور ایک جرعہ محکمات کا الگ نکل آئیگا۔ باقی آئندہ

ویدوں کی اصل

کیا رشی لوگ منتروں کے محض ارتھ دیکھنے والے تھے؟ اخیر رشیوں کی آدی میں وید پرگٹ ہوئے ہوں یا نہ ہوئے ہوں۔ سوامی جی ویدوں کو ایشور کرت مانتے ہیں اور جن رشیوں کے نام وید منتروں کی انوکرمنی میں پائے جاتے ہیں۔ انکو محض منتروں کے ارتھ دیکھنے والے قرار دیتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ فرماتے ہیں کہ جو کوئی رشیوں کو منتر کرتا (یعنی منتروں کے بنانے والے) بتلاویں۔ اُن کو تھیا وادی سمجھیں (دیکھو ستیارتھ پرکاش۔ ساتواں سملاس ہندی میں) اس فتوے کے مطابق تمام مغربی تعلیم یافتہ ویدک عالم جھوٹے ٹھہرتے ہیں اور شاید بعض رشی بھی جنہوں نے وید منتروں کے رچنے والے ہونے کا دعوے کیا تھیا وادی ٹھہرینگے۔

وید منتروں کے ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وید منتر عموماً رشیوں کی دُعا و ستائش ہیں۔ یہ دعا و ستائش کن کی زبان سے نکلیں؟ رشیوں کی یا ایشور کی؟ میں جب کسی سے کچھ مانگتا ہوں یا کسی کا شکر یا تعریف کرتا ہوں تو اُس مانگنے شکر کرنے۔ یا تعریف کرنے کے لئے جو الفاظ استعمال کرتا یا جن خیالوں کو پیش کرتا وہ الفاظ و خیالات میرے ہیں یا کسی اور کے ہیں؟ میں اُن کا بانی ہوں یا کوئی اور اُنکا بانی ہے؟ جو اگر رشی لوگ منتر کرتا نہیں۔ تو اُن منتروں کی صورت انسانی دُعا یا ستائش کی صورت کیوں ہے؟

آپ کہیں گے کہ کیا کوئی دوسرے کے الفاظ میں دُعا نہیں مانگتا۔ دوسرے کے بنائے ہوئے گیت نہیں گاتا؟ سچ ہے۔ لیکن یہ بھی سچ ہے کہ ہم جنس انسان ہم جنس انسان کے دل کے سلجھنے میں اپنے کو ڈوبا اگر دوسرے کے الفاظ میں دُعا بھی مانگ سکتا اور دوسرے کے بنائے ہوئے گیت بھی گا سکتا ہے۔

باقی آئندہ۔

وشوامتر

وشوامتر کو بھی تب ہوش آیا اور وہ اپنے اس گناہ سے پچھتا کر پھر تپسیا میں مشغول ہو گیا۔ اسی موقعہ پر کنو رشی اشنان کرنے اسی دریا پر آیا اور شکنتلا کو اُس جگہ پڑے دیکھکر اُٹھا لیا اور اپنی کٹیا میں لے جا کر اپنی بیٹی بنا کر اُس کی پرورش کرنے لگا اور چونکہ اُس نے اس لڑکی کو سنسان بیابان میں پڑا پایا تھا اور شکنت یعنی پرندے اُسکی حفاظت کر رہے تھے اس نے اُس کا نام شکنتلا رکھ دیا جس کے معنے ہیں پرندوں سے حفاظت کی گئی (دیکھو مہابھارت آدی پرب ۷۱: ۲۰-۱۵، ۷۲: ۱۴) آگے اسپلی دفعہ جب وہ ہزار سال تک تپسیا کر چکا تو برہما نے اُس کو آسمان سے آواز دی اور کہا کہ تو راج رشی ہے۔ مگر وہ اس خطاب سے خوش نہ ہوا اور پھر شکنتلا کی پیدائش کے بعد ایک ہزار سال تک تپ کیا تو برہما نے پھر اُسے مہرشی کا خطاب دیا لیکن اس سے بھی اُس کی تسلی نہ ہوئی۔ برہما نے کہا اگر تو برہمن کا مرتبہ چاہتا ہے تو اپنی اندریوں کو بس میں کر تب وشوامتر اپنے ہاتھ اوپر کئے ہوئے بغیر کچھ کھانے پینے کے صرف ہوا ہی پر گذران کرتا ہوا تپسیا کرنے لگا۔ گرمیوں میں پنچ اگنی تاپتا۔ جاڑوں میں رات دن پانی میں کھڑا رہتا اور بارش میں رات دن پانی برستے ہی میں کھڑا رہتا تھا۔ جب اس کو اس طرح تپ کرتے ہوئے ایک ہزار سال گذر گئے تو اب کی دفعہ پھر اندر نے ایک اور اپسرا رمبھا نامی کو اس کے پاس بھیجا اور اس سے وعدہ کیا کہ میں اس کے صلہ میں تجھے کوئل بنا دونگا۔ لیکن اب کی دفعہ وشوامتر اُسکے قابو میں نہ آیا۔ اور معلوم کر لیا کہ یہ سب اندر ہی کی کارروائی ہے اس نے رمبھا کو سراپ دیا کہ تو ہزار سال تک سل پتھر بنی رہیگی اور خود اور زیادہ تپسیا میں مشغول ہو گیا اور مصمم ارادہ کر لیا کہ آئندہ ایک سو سال تک نہ تو کسی سے بولونگا اور نہ ہی سانس لونگا پس وہ ہیم کر کے مشرق کی جانب جا بیٹھا اور ایک ہزار سال تک تپسیا کی۔ باقی آئندہ۔

آریہ سماج کی موجودہ حالت

کسی قوم یا سوسائٹی کی ترقی و تنزل دریافت کرنے کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ اُس کی گذشتہ یا موجودہ تواریخ کا مطالعہ کیا جاوے اور یہ طریقہ بہت ہی آسان ہے اس سے بہت جلد ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ جب ہم مسیحی تواریخ کی گذشتہ و موجودہ حالت پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں صاف طور سے معلوم ہو جاتا ہے کہ مسیحیت دن بدن ترقی پذیر ہے بائبل مقدس کی اشاعت دنیا کی قریباً مختلف زبانوں میں ہوتی جاتی ہے۔ اور بشارتی کام دنیا کی ہر ایک قوم میں ہو رہا ہے۔ وہ مردم خور قومیں جو کچھ عرصہ پیشتر مسیح کی گواہی سے محروم تھیں اب اُن میں بھی اُس کی گواہی ہو گئی ہے۔ حالانکہ اس اہم کام میں بہت سی پاک روحیں اپنے نجات دہندے کے نام پر قربان ہو چکی ہیں۔ اور اب تک قربان ہو رہی ہیں۔ چنانچہ تھوڑا عرصہ گذرا کہ ایک مشنری صاحب مردم خوار قوم میں مسیحی خدمت کے لئے گیا اور اس قوم نے اُسے کھا لیا۔ تو بھی ہم یقین کرتے ہیں کہ یہ مسیحی قربانی بغیر پھل پیدا کئے نہ رہیگی اس قسم کی سخت آزمائشیں ہمیشہ مسیحیوں کے سامنے آتی رہیں۔ تاکہ اُن کا ایمان آزمایا جاوے۔ مگر آخر کو مسیحی لوگ کامیاب ہوتے ہیں۔

آریہ سماج کی موجودہ حالت کو بھی ہم اسی طریقے سے سمجھ سکتے ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ دیانند نے ہندو جاتی میں ایک بڑا انقلاب پیدا کر دیا۔ وہ ہندو لوگ جو کہ کسی بڑے ریفارمر کے مشتاق تھے۔ اُس کی تقلید کرنے لگے اور رفتہ رفتہ ایک زبردست سماج قایم ہو گئی اور اُنہوں نے اپنی قومیت کے شروع نام کو دوبارہ زندہ کر لیا تعلیمی اور مذہبی معاملات میں بڑی سرگرمی کے ساتھ حصہ لینے لگے۔ اپنا کالج اور سکول قایم کرے۔ ویدک دھرم کا پرچار کرنے لگے۔ گو کہ یہ سراسر مسیحی دھرم کی تقلید ہے۔ مگر نیکی کے کاموں میں اگر کوئی اسی طرح حصہ لے تو کوئی گناہ نہیں۔ غرضیکہ ان

باتوں سے آریہ سماج نے تھوڑے ہی عرصے میں بہت جلد شہرت حاصل کرلی ہے اور ترقی کی ایک حد تک پہونچ گئے اور اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں آکر اُس کی تیز رفتاری ٹھہر گئی۔ اور وہ فارن ملکوں کے لئے کچھ بھی نہ کر سکے۔ بلکہ نہیں بھی جو کچھ شہرت کو حاصل کیا تھا باہمی نزاع جھگڑوں کے باعث اُس کو بھی ہاتھ سے گنوا بیٹھے۔ ہم یہاں کسی کے مذہبی پہلو پر حملہ نہیں کرتے اور کسی کا دل دکھانا ہمارا مقصود نہیں ہے تو آریہ سماج کی موجودہ تاریخ سے صریحاً نظر آتا ہے جس کا آخری ورق یا تو تمام شدہ پر ختم ہو جائیگا یا کسی اور ضمیمہ کی صورت کو پیدا کریگا۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ مسیحی دھرم میں بھی باہمی نزاع و جھگڑوں نے کئی فرقوں کی صورت پیدا کردی۔ مثلاً کوئی رومن کیتھولک ہو کوئی بپٹسٹ۔ سالویشن آرمی۔ پروٹسٹنٹ۔ پریسبٹیرین وغیرہ وغیرہ لیکن ان مختلف فرقوں کے اعداد و شمار سے مسیحی ترقی میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ بلکہ ہر ایک فرقہ جو کچھ کرتا ہے مسیح کی خاطر کرتا ہے جس کا سب سے بڑا سبب ایمان کی یگانگت ہے۔ یعنے ایمان سب کا ایک ہی ہے اور مسیح سب میں ایک ہی ہے اور وہی زندہ طاقت سب میں اپنا کام کرتی ہے۔

برعکس اس کے آریہ سماج کے اندرونی نزاع و نفاق نے اسے بالکل کمزور کردیا۔ اُسکی ترقی میں بہت سی رکاوٹیں پیش آگئیں۔ اخبار پرکاش اور آریہ گزٹ اخبارات مسیحی دھرم کے بلند نشان کو دیکھکر آریوں کو دکھلا رہے ہیں کہ اس نشان کی تقلید کرو۔ اس دھرم کی طرف دیکھو کہ کس طرح یہ دھرم قوموں میں پرچار کر رہا ہے اور کیسی ترقی میں قدم مار رہا ہے اور انسانیت کے نیک کاموں میں کیسا مشغول ہے۔ مگر کوئی نہیں سنتا۔ آخر سنے کون۔ یہی اندرونی جھگڑے بھی دم لینے دیں۔ ملک ہند ہے۔ کہیں جاپان۔ یورپ اور امریکہ تو نہیں ہے

اچھوت ذاتوں کا مسئلہ:۔ آریہ سماج نے اپنی موجودہ حالت کی کمزوری کو دیکھکر اور مسیحی دھرم کی کامیابی پر نظر ڈالکر اچھوت ذاتوں میں شدھی کی تحریک کی تھی۔ مگر گھر کے لوگوں ہی نے پیچھا چھوڑنا مشکل ہو گیا۔ کوئی کہتا ہے کہ درست نہیں ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ درست ہو۔ بہرکیف اچھوت ذاتوں کا شدھی کی تحریک سے شدھ ہونا محال نظر آتا ہے۔ مہاشہ منشی رام کہہ بیٹھے ہیں کہ بہ نسبت مسلمانوں اور عیسائیوں کے چوہڑے ہمارے بہت ہی قریب ہیں۔ اس پر اخبارات آریہ نے اُن کا ناک میں دم کردیا۔ اب جس سماج کے لیڈروں کا یہ حال ہو تو وہ کیونکر ترقی کر سکتی ہے۔ جو سماج اپنی ہی سوسائٹی میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ وہ افریقہ کی خونخوار قوموں میں کب کامیابی حاصل کر سکتی ہے۔ مگر

ویدک دھرم عالمگیر دھرم نہیں ہے

آریہ سماج اچھوت ذاتوں کو اپنے بیں شیر و شکر کی طرح ملانے سے پرہیز کرتی ہے جیسا کہ واقعات سے ظاہر ہوتا ہے تو ہم زور سے کہہ سکتے ہیں کہ ویدک دھرم عالمگیر دھرم نہیں ہے۔ اس دھرم میں اتنی شکتی نہیں کہ اچھوت ذاتوں کو اٹھا کر ملا کرکے ایک اصلی سوسائٹی کے رتبہ تک پہونچا دیوے ہم نہیں سمجھتے کہ بظاہر وضع داری سے کیونکر آریہ سماج اپنی موجودہ حالت کا رنگ بدل سکتی ہے اور وہ کیونکر ہند کے وسیع میدان میں اپنا کام کر سکتی ہے۔ جبکہ ویدک دھرم اچھوت ذاتوں کے حق میں مضر ثابت ہو رہا ہے۔ عالمگیر دھرم وہی ہو سکتا ہے جس کے مذہبی اصول ہر ایک کے لئے یکساں ہوں برعکس اس کے مسیحی دھرم اچھوت ذاتوں میں عملی طور سے کام کر رہا ہے۔ اور ان کو انسانیت کے اس درجے تک پہونچا رہا ہے۔ جہاں سے ویدک دھرم نے اُن کو گرا دیا تھا۔ اور حیوانوں سے بھی بدتر سلوک اُن کے ساتھ کر رہا تھا۔ مسیحی دھرم کے اصول ہندو مسلمان اور ایک چوہڑے کے لئے یکساں ہیں۔ اس لئے ہم زور سے کہتے ہیں اور یہ ہمارا دعوے ہے کہ مسیحی دھرم ایک عالمگیر

مسیحی دھرم عالمگیر دھرم ہے۔

دھرم ہے۔ اس میں یونانی۔ یہودی بربری۔ تاتاری سب یکساں ہیں اور مسیح سب میں سب کچھ ہے۔ اسی ایمان سے ایک اعلیٰ حیثیت شخص نجات حاصل کر سکتا ہے اور اسی ایمان سے ایک چوہڑا بچ سکتا ہے۔ مسیح میں آکر کوئی چھوٹائی اور بڑائی نہیں رہتی۔ اور اگر کوئی ان وجوہ میں فرق کرتا بھی ہے تو یہ جسمانی کمزوری ہے ورنہ مسیحی تعلیم اس کے بالکل برعکس ہے۔ خداوند مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ تم میں سے جو کوئی اس چھوٹے بچے کی مانند اپنے آپ کو چھوٹا جانیگا وہ آسمان کی بادشاہت میں بڑا کیا جائیگا۔ یہ اصول ایک بڑے بھید سے بھرا ہوا ہے جو کہ ایمان کی نظروں سے سمجھا جاتا ہے بس مسیحی دھرم سب کے لئے یکساں ہے اور یہی ہمارا دعویٰ ہے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ آریہ سماج کی موجودہ حالت کیسی تھی نہیں بڑی بیہودی ہے کیونکہ جن اصولوں پر وہ کاربند ہو رہے ہیں وہ ویدک دھرم کے اصول ہیں۔ وہ مسیحی دھرم کی ترقی کے اصول ہیں اس لئے ہم بڑی عاجزی کیساتھ انہیں دعوت دیتے ہیں کہ اُن کے موجودہ اصول مسیحی دھرم ہی کے ذریعہ فائدہ مند بن سکتے ہیں۔ وہ اس دھرم کو قبول کرنے سے ملک ہند کو فائدہ پہونچا سکتے ہیں مسیحیت کے قبول کر لینے سے ایک زندہ طاقت انسان کے اندر کام کرنے لگ جاتی ہے جو بنی نوع انسان کی بہتری اور بھلائی کے لئے حد درجہ مفید ہے۔

آریہ سماج کے خیالات کا دائرہ بہت تنگ ہے اس لئے فرقہ کا کامیابی کی کوئی صورت نہیں وہ اپنے دائرے کے انتہائی نقطہ تک پہونچ چکے ہیں۔ اب یا تو وہ وہیں ٹھہرے رہیں گے یا پیچھے ہٹ جائیں گے اس لئے مسیحی دھرم کا وسیع دائرہ ان کے لئے موجود ہے جو چاہے اس میں داخل ہو کر ہند کی فلاح و بہبودی کے لئے کوشاں ہو۔

(راقم جارج طمسن [illegible] حال مقیم [illegible])

ورلڈ مشنری کانفرنس کی طرف سے غیر مسیحی ممالک کے ممبران کلیسا کو پیغام

مسیح میں پیارے بھائیو۔

ایڈنبرگ کی ورلڈ مشنری کانفرنس کی طرف سے ہم آپ کو سلام بھیجتے ہیں۔ دس روز تک مل کر ہم دعا اور مشنری کام کی نسبت سوچتے رہے ہیں کہ کس طرح سے غیر مسیحی ممالک میں خداوند یسوع مسیح کا کام زیادہ موثر کیا جاوے۔ اور اثنائے گفتگو میں ہمارے دل تمہاری محبت اور ہم خدمت کے کام میں دلچسپی لینے سے بھر گئے۔

جب ہم مل کر اس طرح سے چرچا کر رہے تھے ہم کو تمام مشن فیلڈ پر نظر کرتے ہوئے شکر گزاری کے بہت سے سبب معلوم ہوئے۔ لیکن ہم کو بہت زیادہ خوشی اس بیان سے ہوئی جو نئے علاقے کے اکثر مقاموں میں مسیحیوں کے شمار اور ہر ایک بات میں ترقی کرنے کی نسبت معلوم ہوا۔ آپ کی طرف سے جو ڈیلیگیٹیں ہمارے پاس آئے تھے۔ اُن کی طرف سے ہم کو بڑی مدد ہوئی۔ اور از حد خوشی حاصل ہوئی۔ ہم خدا کا شکر کرتے ہیں کہ آپ بشارت کے کام میں حصہ لیتے ہیں اور کامیابی بھی حاصل ہوتی ہے۔ ہم کلیسیاؤں کے اتحاد کے معاملے کو دیکھکر بہت خوش ہوئے ہیں جو بڑے مدنظر تھا جس کے ہم دل سے خواہاں ہیں۔

جب ہم ان باتوں کو دیکھتے ہیں جن سے ترقی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں تو ہمارے دل شکر گزاری سے بھر جاتے ہیں۔ اور ہم ان نمونوں کو دیکھکر خوش ہیں جو اس مشکل زمانے میں آپ دے رہے ہو۔ جہاں کلیسیا گویا بھٹی کی آگ میں سے نکل رہی ہے۔

اس کے متعلق ہماری گہری اور محبت کی ہمدردی کو قبول کرو اور ہماری قوی اُمید کے یقین سے مطمئن ہو کہ خدا تم کو اس مشکل از مائش میں سے سلامت نکالیگا اور ایک عمدہ کام وغیرہ والے اوزار کی مانند استعمال میں لاکر تمہارے ذریعہ بہت سے ہموطن بچائے جائینگے۔ یہ کام تم سے ہی ہو سکتا ہے اور کلام جس سے تمہارے ملک کے لوگ قایل ہو کر سچائی کو قبول کریں تمہارے ہونٹھوں کا کلام ہے اور وہ زندگی جو اُن کو کھینچیگی وہ پاکیزگی اور الٰہی طاقت کی زندگی ہے۔ جسکا نمونہ تم ہو گے کیونکہ تم اُن میں سے ہو کر اُن کے لئے عمدہ نمونہ بن سکتے ہو۔ لیکن ہم تمہارے اس کام میں ہم خدمت بنکر خوش ہوتے ہیں اور ہم یہ جانکر کہ تم اس بوجھ کو اپنے کندھوں پر زیادہ اُٹھاتے ہو اور خدا کا فضل پاکر یہ کر رہے ہو بہت خوش ہوتے ہیں۔

اے پیارے بھائیو۔ یہ ذمہ داری زیادہ جوش اور شوق کے ساتھ اپنے اوپر اُٹھاؤ اور خدا سے وہ طاقت اور قوت حاصل کرو تب ہم اپنی آنکھوں کے روبرو خدا کے بڑے کام ہوتے ہوئے دیکھیں گے۔

ہم ان لوگوں سے بھی جن کو خدا اپنے پاس بُلا رہا ہے سب کچھ سیکھ رہے ہیں اور ہم اپنے ایمان میں زیادہ زیادہ بڑھ رہے ہیں۔ اور ہم کو اُمید ہے کہ تمام دنیا کے لوگوں میں سے ہر قوم میں سے بہت سے لوگ جلد خدا کی کلیسیاؤں میں شریک ہونگے اور ہم بڑے بڑے عجایبات دیکھینگے۔

ہمارے دل میں بہت سی باتیں ہیں۔ جنکو ہم خوشی سے آپ لوگوں سے کہنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہم صرف ایک بات کے کہنے سے جو سب سے زیادہ ضروری ہے اکتفا کرتے ہیں۔

کہ دعا کی ایک دلی اور ایک جہتی خداوند یسوع مسیح کی تمام جماعت کو ایک بناتی ہے۔ اس لئے آپ لوگ ہمارے لئے دعا کرو جس طرح سے ہم آپ لوگوں کے لئے کرتے ہیں۔ ہماری مشکلات کو خدا کے آگے یاد کرو جس طرح سے کہ ہم تمہارے لئے کرتے ہیں کہ وہ ہم سب کو وہ طاقت اور قوت عنایت کرے جو ہم کو اس بڑے کام کے لئے ضروری ہے۔ اور ہم دونو فریقوں کو خداوند یسوع مسیح کے ایک بدن میں شرکت کا بڑا حق عنایت کرے جو اُسکی عین مرضی کے مطابق ہے۔

مسیح کے دو عمر رسیدہ گواہ

ایک صاحب لکھتے ہیں کہ ملک کوریا میں ایک دن دو عمر رسیدہ عورتوں سے میری ملاقات ہوئی ایک کی عمر ۸۲ سال کی تھی اور دوسری کی عمر ۷۰ سال کی تھی۔ یہ دونوں عورتیں اپنے گاؤں سے ۳۰ میل پیدل سفر کر کے صرف اپنے پاسٹر صاحب کی ملاقات اور اس کے ساتھ دعا میں شریک ہونے کے لئے آئیں یہ دونوں ۱۶ روز سے برابر دور دراز کے گاؤں میں مسیح کی منادی کرتی پھرتی تھیں۔ حالانکہ یہ موسم گرما تھا تاہم یہ دونوں ضعیف عورتیں برابر پیدل سفر کرتی پھریں۔ یہاں تک کہ اُن کے پاؤں بھی سوجے ہوئے تھے۔ اُن کو راستے میں بہت سی تکالیف پیش آتی تھیں۔ تاہم اُن سب کو وہ مسیح کی خاطر ہیچ سمجھتی تھیں۔ چنانچہ تین جگہوں پر اُنکو کھانے کو بھی کچھ نہ ملا۔ باوجود ان تمام مصیبتوں کے وہ خداوند کا جلال پھیلانے میں مستعد رہیں۔ چنانچہ خداوند نے اُن کی محنت قبول بھی کی۔ قریباً ۸ غیر قوم عورتوں نے اُن سے وعدہ کیا کہ وہ اپنے بتوں کو توڑ ڈالینگی اور ان ساری چیزوں کو نیست و نابود کر دیں گی جو کہ بت پرستی سے تعلق رکھتی ہیں اور یہ بہادر عورتیں نہایت خوش و خرم دکھائی دیتی تھیں۔ اور جب ان دونوں سے اُن کی عمروں کی بابت سوال کیا گیا تو ایک نے اپنی عمر ۱۲ سال کی بتائی اور دوسری نے ۸ سال کی۔ جس سے اُن کا مطلب یہ تھا کہ ایک نے روحانی زندگی ۱۲ سال سے اور دوسری نے ۸ سال سے حاصل کی ہے۔ اور اس سے پیشتر گویا وہ مردہ تھیں +

ناظرین میں سے کون ہوگا جو کہ ان دو بہادر عورتوں کی جوانمردی کا ذکر سنکر خدا کا شکر نہ کریگا۔ خدا کی تعریف ہو کہ وہ اپنا کام ایسے ایسے ضعیف لوگوں سے کراتا ہے اے میرے پیارے ہموطنوں کیا ہمارے ملک میں بھی ایسی سرگرمی مسیحی دین کے پھیلانے کے لئے ظاہر ہو رہی ہے؟ کیا

اہل کوریا ہم سے اس بات میں بازی نہیں لے گئے؟ حالانکہ ملک کوریا میں مسیحی دین صرف ۲۰ سال سے پھیلا ہوا ہے اور ہمارے ملک میں تو اس کو پھیلے ہوئے بہت عرصہ گذر گیا ہے۔ جہانتک میں نے ان لوگوں کی سرگرمی اور کامیابی پر غور کیا ہے تو مجھے دو باتیں معلوم ہوئی ہیں۔ ایک بات تو یہ ہے کہ یہ لوگ خداوند کا کلام مفت پھیلا رہے ہیں۔ اُن کے دل میں کسی قسم کا لالچ نہیں ہے۔ یہاں تک کہ وہاں کے مزدور لوگ بھی خدا کا کلام سرگرمی سے سنا رہے ہیں اور خداوند کے کام پر برکتیں بھی دے رہا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ لوگ خود اپنے آپکو اپنے ہموطنوں کی روحوں کے ذمہ دار سمجھتے ہیں۔ وہ دل سے اس ذمہ داری کو محسوس کرتے ہیں اور اس واسطے اپنے بدنوں کو بھی مسیح کی خاطر گنوانے سے دریغ نہیں کرتے۔

پیارے ہموطنوں یہ سچ ہے کہ جب تک ہم میں سے ایک ایک اس ذمہ داری کو دل سے محسوس نہ کریگا ہمارے ملک میں سچا اور حقیقی ریوائیول کبھی نہ ہوگا جب تک ہم غیر ملک کے مشنری صاحبان کو اپنے ہموطنوں کی روحوں کے ذمہ دار سمجھتے ہیں اور خود ذرا بھی اس ذمہ داری کو محسوس نہیں کرتے تب تک ہمارے ملک میں وہ مسیحی جوش نہیں آسکتا جو کہ ملک کوریا میں آجکل ظاہر ہو رہا ہے۔

کیا ہم اس بات میں بھی غیر ملک کے لوگوں سے پیچھے رہ جائیں گے کہ ہمارے ملک میں سچا ریوائیول سب سے پیچھے ہووے؟ کیا بڑھے اور نوجوان مسیحی لوگ اس بات پر اپنی کمر نہ باندھیں گے کہ ہم خود مسیح کا کام مفت کریں اور اپنے ہموطنوں کی جانوں کو قیمتی سمجھ کر اُن کے بچانے کی کوشش کریں؟

آخر میں التجا ہے کہ ہم مسیح کے اُس حکم کو یاد کریں جبکہ وہ کہتا ہے۔

"اور چلتے ہوئے منادی کرو اور کہو کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک ہے۔" متی ۱۰: ۷

راقم کے ۔ ڈی برق - از مارٹن پور چک نمبر ۲۷۱

سوامی درشنانند سرستی

اور

آپ کی حق پرستی

کسی احتیاج نہ ہو" اور جس کی نیستی کبھی نہ ہو سکے"۔ البتہ اس میں کسی قدر صداقت ہے۔ لیجئے ہم سے واجب کی تشریح سُنیئے۔

واجب الوجود وہ ہے جس کے وجود کو وجوب لازم ہے۔ صاحب غیاث نے اسکے معنے یوں بتائے ہیں۔ واجب۔ دائم و ہمیشہ یعنے لازم و سزاوار شوندہ و باصطلاح حکما آنکہ در وجود و بقائے خود محتاج غیر نباشد و آں حق تعالیٰ است۔ واجب الوجود وہ ہے جو ہمیشہ سے ہو اور ہمیشہ تک رہے اور اپنی ہستی اور بقا میں دوسرے کا محتاج نہ ہو یعنی اسکی ہستی قائم بالذات ہو۔ یہ ہے تشریح واجب کی۔ ممکن الوجود وہ ہے (آپ فرماتے ہیں) جس کی ہستی اور نیستی دونوں ہو سکیں اور جو اپنی ہستی کے واسطے دوسرے کا محتاج ہو۔ کیا آپ کو محققین کی یہ تعریف ممکن الوجود کی مسلم ہے۔ اگر ہے تو اس سے ابطال قدامت مادہ ہو جائیگا۔ اگر مادہ ممکن ہے تو اُس کی ہستی اور نیستی دونوں ہو سکیں گی۔ اور اُس کو اپنی ہستی کے لئے غیر کی احتیاج لازم ہوگی اور یہ آپ کے مفروض کے خلاف ہے۔ کیونکہ آپ مادہ کو قدیم مانتے ہیں۔ اور ہست لیکن شُنیہ ہست پہ لفظ کنا بولا نہیں جاتا بلکہ ہوتا۔ یوں ممکن کا تصور باطل ہوا۔ آپ نے ممکن کا اتفاق کیسے پیدا کیا جبکہ کسی ہستی پر نیستی طاری نہیں ہوتی۔ کیونکہ بغیر نیستی کے طاری ہونے کے ممکن کوئی شئے نہیں ہو سکتی۔ اگر آپ کہیں کہ انضمام مادہ سے جو حیات کذائی پیدا ہو جاتی ہے اُس پر ہستی کا اطلاق ہوتا ہے اور جب وہ حیات کذائی جاتی رہتی ہے۔ تو اُس پر نیستی کا لفظ بولا جاتا ہے۔ یہاں ہم یہ سوال کریں گے کہ کیا مادہ میں کوئی حیات پائی جاتی ہے۔ اگر ہے تو اُسکو ترکیب لازم ہوگی یا آپ کوئی حیات بلا ترکیب دکھا دیں اور اگر نہ پائی جائیگی تو آپ کے ایک اور بھاری مفروض کی بنیاد مستاصل ہوگی یعنی نیستی سے ہستی بر آمد نہیں ہوتی جو شئے جہاں نہیں ہے وہاں سے تحصیل کی جا نہیں ہوتی۔ اب اگر ابتداً مادہ میں کوئی حیات نہ تھی تو ترکیب سے کیسے پیدا ہو گئی۔ بیندہ خطوط کے ملنے سے عرض پیدا نہیں ہوتا کیونکہ خط وہ ہے جس میں نرا طول ہی طول ہو اور عرض نہ ہو۔ اب آپ ہمیں بتائیں کہ عالم میں حیات پائی جاتی ہے کہ نہیں اگر ہے تو کہاں سے آئی۔ (اگر فرصت ہوئی ہم اس کی حقیقت آگے کسی وقت بیان کرینگے محل مناسب پر)

اس جملہ معترضہ کو چھوڑ کر ہم ممکن کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ممکن دو طرح پر ہے ممکن عام اور ممکن خاص۔ ممکن عام وہ ہے جس کا عدم یا وجود ضروری نہ ہو اور ممکن خاص وہ ہے جس کا عدم اور وجود دونوں ضروری نہ ہوں۔ ممکن کے معنے ہیں ہونا بعنی ہو جانا یعنی ایک چیز پہلے نہ تھی اُس کا ہو جانا ممکن ہے۔ ممکن کے دونوں طرف عدم ہوتا ہے اور بیچ میں وجود اور یہ لفظ اشیائے موجودات کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ کیونکہ اُن کی ابتدا اور انتہا میں عدم رہتا ہے۔ عدم کے معنے بھی سمجھنے سے متعلق ہیں۔ عدم کہتے ہیں ذرات مادہ کی حیات مجموعی کے اجزا کے متلاشی (پراگندہ) ہو جانے کو۔ مثلاً فرض کیا کہ یہ کاغذ روئی سے بنا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ایک وقت ضرور ایسا تھا کہ روئی کے ذرات نے متحد ہو کر ایک شکل کو اختیار نہیں کیا تھا۔ اب کہ اُنہوں نے متحد ہو کر ایک شکل کو اختیار کیا روئی کا وجود پیدا ہو گیا۔ اُس روئی سے ایک نئی شئے کپڑا بنا۔ مگر جب تک روئی نے اُس شکل مخصوصہ کو اختیار نہ کیا تھا کپڑے کا وجود معدوم تھا۔ کپڑے کا کاغذ بنا۔ لیکن اُس سے پہلے کاغذ نہ تھا۔ اب کاغذ اور کپڑا دونوں میں روئی کے اجزا پائے جاتے ہیں۔ کیونکہ اُنکی ترکیب روئی سے ہوئی ہے آپ کاغذ کو جلا دیں جلے ہوئے کاغذ یعنی خاکستر پر اب نہ روئی صادق آتی ہے نہ کپڑا اور نہ کاغذ۔ راکھ کو نتھرا دیں روئی کے ذرات اب متلاشی و پراگندہ ہو گئے۔ اسی کو عدم کہتے ہیں۔

باقی آئندہ

ملک کنعان کی سیر

عمر کی مسجد خاص اُس جگہ پر ہے جو ہیکل کی قدس الاقداس جگہ تھی مجاور یہاں کے تمام مسلمان مگر غضب کے ہیں۔ اگر سپاہی ساتھ نہ ہو تو کپڑے بھی اُتار لیتے ہیں اور ہاتھا پائی میں فرق نہیں کرتے اس بڑی مسجد کے جنوب کی طرف ایک اور مسجد ہے جو مسجد الاقصیٰ کے نام سے مشہور ہے جس کا ذکر قرآن میں بھی آیا ہے۔ احاطہ دونوں مسجدوں کا ایک ہی ہے۔ اس مسجد کے نیچے حضرت سلیمان کا طویلہ ہے۔ اس طویلہ کی چابی جس مسلمان کے پاس تھی۔ افسوس کہ وہ آج ہی اس جہان سے چلدیا۔ اس مسجد میں مسلمان جمعہ اور اتوار کو نماز پڑھتے ہیں۔ ۵ ہزار کے قریب نمازی جمع ہوتے ہیں۔ مسجد کے اوپر چہار آدمیوں کے نام لکھے ہیں جو محمد صاحب کے دوست تھے اور انہوں نے یہاں نماز پڑھی مسجد کے اندر مکہ اور مدینہ کی تصویریں بنی ہوئی ہیں۔ ممبر یعنے پلپٹ بڑا خوبصورت ہے جو مسیحیوں اور یہودیوں کی کاریگری کا نمونہ ہے۔ ایک بڑا تنگ راستہ دکھایا گیا اور بیان کیا گیا کہ نیک آدمی اس رستہ سے گذر سکتا ہے۔ مگر بد آدمی نہیں گذر سکتا۔ مسجد کا وہ دروازہ جس سے خلیفہ عمر فاتح یروسلم گذرا تھا بند کیا ہوا ہے۔ وہ جگہ دکھائی گئی جہاں بعد فتح خلیفہ عمر نے نماز پڑھی تھی۔

ایک کمرہ مسجد کے اندر دکھایا گیا۔ کہتے ہیں کہ اس کے اندر چالیس زاہد مدفون ہیں۔ جو دن رات یہاں عبادت میں مشغول رہتے تھے یہیں مرے تھے۔ یہیں دفن کئے گئے ذکریا کی مسجد دیکھی جہاں وہ نماز پڑھا کرتے تھے۔ زائرین کی جوتیوں کے واسطے ایک محفوظ جگہ بنائی ہوئی ہے۔ اور ایک حبشی محافظ رہتا ہے۔ ورنہ مسجدوں کے جوتی چور کسی کا جوتا نہ چھوڑیں۔ حضرت داؤد کی اور سلیمان کی عدالت گاہیں دیکھیں۔ اس کے بعد ستیفان کا دروازہ دیکھا اور وہ جگہ جہاں اسے پتھراؤ کیا گیا۔ باقی آئندہ

شعر و سخن

غزل

مصنفہ جناب شاعر نکتہ سنج منشی الیاس راس رضا صاحب دام ظلکم

نہ ہوگا مرتے دم تک اے مسیحا عشق کم میرا
نکلجائیگا تیرا نام لیتے لیتے دم میرا

میں دم بھرتا ہوں تیرا ہی اور تیری غلامی کا
میرے جیتے میرے سینے میں جبتک دم ہے دم میرا

تمنا ہے یہی میری یہی ہے آرزو دل کی
ملے تیری ہدایت کے موافق ہر قدم میرا

کھلا جاتا ہے سب پر راز اُلفت میرے رونے سے
تسلی کر نہ دے وہ فاش کرائے چشم نم میرا

کٹے اس بیگناہی سے مسیحا زندگی میری
نہ جائے راہ بدنامی میں بھولے سے قدم میرا

بُری حالت ہے میری اے مسیحا تیری فرقت میں
لبوں پر آگیا ہے صدمہائے غم سے دم میرا

میری بگڑی بنائے کون ہے ایسا تیرے جیسے
نہ چھوڑونگا ترا دامن کہ جبتک دم میں دم میرا

پلادو جام کوثر آبنی ہے اب مرے دم پر
کلیجہ پھکے دیتا ہے الٰہی سوز غم میرا

یہ گل کھائے ہیں میں نے اے مسیحا تیری فرقت میں
بنا ہے سینہ پُر داغ گلزار ارم میرا

وسیلہ ہے یہی میرا یہی محضر ہے بخشش کا
ہوا ہے نام عشاق مسیحا میں رقم میرا

دعا گھبرا گیا میں رات دن دنیا کی الجھن سے
ارادہ اس لئے ہے جانب ملک عدم میرا

مضامین

بیگناہی

حضرت موسےٰ کی پہلی کتاب ۹ باب ۲۰ و ۲۱ آیتوں میں مرقوم ہے۔ اور نوح کھیتی باڑی کرنے لگا اور اُس نے ایک انگور کا باغ لگایا۔ ۲۱۔ اور اُس کی مے پیکے نشے میں آیا اور اپنے ڈیرے کے اندر آپ کو ننگا کیا۔ قرآن مجید سورہ ہود ۴۷ آیت وقال رَبِّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَسْئَلَکَ مَا لَیْسَ لِیْ بِہٖ عِلْمٌ وَاِلَّا تَغْفِرْلِیْ وَتَرْحَمْنِیْ اَکُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ بولا اے رب میں پناہ لیتا ہوں تیری کہ پوچھوں تجھ سے جو معلوم نہ ہو مجھکو اور اگر تو نہ بخشے مجھکو اور رحم نہ کرے تو میں ہوں خرابی والوں میں۔ علاوہ اس کے سورہ نوح ۲۹ آیت۔ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا (ع ۲)۔ اے رب معاف کر مجھکو اور میرے ماں باپ کو اور جو آوے میرے گھر میں ایماندار اور سب ایمان والے مردوں کو اور عورتوں کو اور گنہگاروں پر یہی بڑھتا رکھ برباد ہونا۔

نتیجۃً صاف ظاہر ہوتا ہے کہ نوح بے گناہ نہ تھا نہ بیگناہی کا دعوےٰ کیا۔ بلکہ وہ اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہے اور دوسرے گنہگاروں کی بربادی چاہتا ہے۔

بعد اسکے حضرت ابراہیم کی طرف غور کیجئے۔ بہت بڑا راستباز اور خاصکر اپنے بے نظیر ایمان کے لئے مشہور تھا۔ تاہم توریت میں پایا جاتا ہے کہ وہ بھی بے گناہ نہ تھا حضرت موسےٰ کی پہلی کتاب ۲۰ باب ۲ آیت۔

باقی آئندہ

انتخاب الاخبارات

اندھیرا اور اجالا

جو شخص اوجالے میں چلتا ہے اُسے خوف نہیں ہوتا۔ کسی قسم کا سہم نہیں ہوتا۔ دھوکا نہیں لگتا۔ چاندنی میں چلنے والے کو ٹھوکر نہیں کھانی پڑتی۔ نور میں چلنے والے بیوقوف کی موت سے بھی بچا رہتا ہے۔ برعکس اسکے جو تاریکی میں چلتا ہے۔ اسے ہر قسم کا خوف۔ بھرم۔ دھوکا لگتا ہے۔ اور اُس کی زندگی بھی خطرہ میں رہتی ہے۔ اندھیرے میں بے شمار طرح کا ڈر ہوتا ہے۔ چور چکار کا اندیشہ ہوتا ہے۔ سانپ بچھو کا ڈر رہتا ہے۔ ناوان بچہ اپنے سایہ سے بھی ڈرتا ہے۔ رستہ بھولجانے اور رستہ بھولجانے کا بھرم ہو جاتا ہے۔ وہم کے میں درخت آدمی کی صورت دکھائی دینے لگتا ہے۔ میدان پانی نظر آتا ہے اونچی اونچی زمین کا پتہ نہیں لگتا۔ آدمی خندق وغیرہ میں گر کر مر سکتا ہے۔ سانپ ڈس جاتا ہے۔ کیونکہ اندھیرے میں اندھیرے کے کام ضرور ہوتے ہیں۔ اوجالا اپنے گھر کا بھی ہوتا ہے اور دوسری کی روشنی کے سہارے بھی آدمی کام کر سکتا اور سفر کر سکتا ہے۔ اندھیرے میں نہ سفر اچھی طرح ہو سکتا ہے اور نہ کام عمدہ طور سے ہوتا ہے۔

جس قدر باہر کی روشنی ہیں مثلاً سورج۔ چاند ستارے لیمپ وغیرہ کی روشنی۔ صرف ظاہر آنکھوں کی ہدایت کا موجب ہوتی ہے۔ بیرونی روشنی کی شعاعیں اندر بالکل نہیں جاتی ہیں۔ باہر خواہ کتنا ہی نور کیوں نہ ہو۔ باطنی نظر کے بغیر اندر تاریکی ہی رہتی ہے۔ ہاں اندر کی روشنی کا عکس باہر کی زندگی پر پڑتا ہے یعنے جب نظر باطنی ملتی ہے۔ اس کے چال چلن میں اس کی جھلک پڑتی ہے۔ تمام برائیاں باطنی طریقہ سے ظہور میں آتی ہیں اور جملہ نیکیاں بھی نور سے پیدا ہوتی ہیں۔ نادان بدی کا نتیجہ نیک خیال کر کر بدی کرتے رہتے ہیں اور بدی کا اٹل نتیجہ جو سزا ہے پاتے رہتے ہیں۔ ودانا بدی کا تائیں کر کر نیکیوں میں ترقی کرتے جاتے ہیں۔ لہذا نیکی کا اجر پاتے ہیں۔ جبتک آدمی کو گھر کی عقل حاصل نہ ہو بہتر ہے کہ اپنے سے زیادہ دانا آدمیوں کی ہدایت پر چلے اور جب خود تجربے کار ہوے اور راہ راست کو معلوم کرے تو اپنی ہدایت کا موجب آپ ہو مبارک ہیں وہ جو خود نور میں چلتے اور اوروں کو اوجالے میں چلانے کی فکر کرتے ہیں۔ اُجالے میں اُجالے کے کام ضرور ہوتے ہیں۔ (دست ایڈیشن لاہور)

نئی وضع کے ٹیکس

چاندہر اور ملتان کی چھاونیوں میں یکم ماہ ستمبر سے ایک عجیب وغریب نئی وضع کا ٹیکس عاید کیا گیا ہے جس سے آبادی پر کسی قسم کا بوجھ نہیں ڈالا گیا ہے بلکہ تمام بیچنے والوں کو اس ٹیکس میں شریک کیا گیا ہے۔ مثلاً ان ہر دو چھاونیوں میں قصابوں پر دو روپیہ سالانہ کا ٹیکس عاید کیا گیا ہے۔ دودھ بیچنے والوں سے ایک روپیہ۔ مویشی فروخت کرنے والوں سے دو روپیہ۔ ڈیری دودھ مکھن کے کارخانوں سے ۵ روپیہ لیا جاویگا۔ گھی فروشوں سے ایک روپیہ۔ بسکٹ بنانے والوں سے ایک روپیہ۔ میوہ اور سبزی و ترکاری فروشوں سے ایک روپیہ۔ سوڈا واٹر کے کارخانوں والوں سے ۵ روپیہ۔ فروخت کرنے والوں سے ایک روپیہ اور ادویات بیچنے والوں سے دو روپیہ۔ حلوائیوں مٹھائی۔ نان بائیوں سے ایک ایک روپیہ۔ لانڈری والوں سے دو روپیہ۔ بھوسہ۔ ایندھن فروشوں سے ایک ایک روپیہ۔ آتشبازی اور چھچہ ویلم والوں سے ایک روپیہ۔ کیروسین تیل فروشاں سے دو روپیہ۔ چمڑہ کے رنگ سازوں سے دو روپیہ۔ بقالوں سے ایک روپیہ شکر وچینی بیچنے والوں سے ایک روپیہ اور بساطیوں سے اسی طرح سے سالانہ دو روپیہ لیا جاویگا۔ یہ حکم فی الحال تجربہ کے طور پر ابھی انہیں دو چھاونیوں میں کیا گیا ہے۔ اس ٹیکس کی وصولی سے حفظان صحت کے صیغہ کو ترقی دیجاویگی۔ جیسا کہ خیال کیا جاتا ہے۔ اس حساب سے اگر دوکاندار بھی کچھ قیمت

اشیاء کی فروخت میں ارزانی کا خیال چھوڑ دیں تو غریب رعایا پر اس ٹیکس کا بار ضرور ضرور پڑیگا۔ کیونکہ ہر ایک چیز گراں ہو جائیگی جس کا مشاہدہ ابھی سے پیش نظر ہو رہا ہے۔ (عام)

سنگ باری

سنگ باری کی جو حرکت آگرہ میں اس مرتبہ ہوئی۔ مسلمان بھائی شیدا ہیں اس کے بہت عادی ہیں۔ چنانچہ معاملہ حکام تک پہنچ گیا ہے۔ افغان کہتا ہے کہ پولیس انسپکٹر نے ہندو مسلمانوں کو قسم دلاکر اس حرکت کے اعادہ سے روکا ہے۔ لیکن ہم کہتے ہیں۔ کہ چوری اور ڈاکہ زنی کو معزز پیشہ کہنے والے اشخاص کی قسم ہی کیا چیز۔ گورنمنٹ کی فوج کشی تک نے سرحدی بدمعاشوں کو اپنی مذموم حرکات سے باز نہیں رکھا۔ تو کب امید ہے کہ وہ اب قسم اور توبہ کی پرواہ کرینگے۔ در اصل قسم اور توبہ کرنا۔ اپنے قول کو جھوٹا تسلیم کرنا ہے۔ اگر ہم ایک شخص کے قول کو قابل تسلیم نہیں سمجھتے تو اس سے قسم لیتے ہیں لیکن یہ ہی فعل عبث ہے جو شخص اپنے قول کی پرواہ نہیں کرتا۔ کب امید ہو سکتی ہے کہ وہ قسم کی پرواہ کریگا۔ غرض یہ ہے۔ کہ سرحدی بدمعاشوں کے قول و قسم کا اثر نہیں ہو سکتا۔ البتہ اگر گورنمنٹ سرحدی رعایا کو اُن کے ظلم سے محفوظ رکھنا چاہے۔ جیسا کہ ضرور چاہتی ہے۔ تو اسی طریقہ پر ممکن ہے کہ اُن کو اپنی اصلاح کے لئے مجبور کیا جاوے۔

ولایت کی محنتی حالت

ولایت میں آجکل دولت اور محنت کا مقابلہ ہو رہا ہے۔ کوئلہ کی کانیں۔ انجن بوائیلر۔ ریلوے لائینس اور کپڑے کی کلیں اسکا خاص منظر ہیں۔ مزدور۔ مستری۔ اور فورمین وغیرہ وغیرہ سب نے کام چھوڑ دیا ہے۔ اور لنکا والے کارخانے بند کرنے کو ہیں۔ بات یہ ہے کہ انگلینڈ میں اشیاء خوردنی کی روز بروز گرانی ہوتی جاتی ہے لیکن مزدوری مدت سے بدستور ہے۔ مزدور لوگ سرمایہ داروں سے کہتے ہیں۔ ہماری محنت

سے تم لوگ موٹے ہو رہے ہو۔ ناممکن ہے کہ ہم بھوکے مرتے ہوئے تم کو دولت کے انبار اکٹھے کرنے دیں۔ ہماری مزدوری میں تم کو اضافہ کرنا ہی پڑیگا۔ کیمبرج میں ۱۳ ہزار کوئلہ کی کانیں جو ہیں اُن پر کام کرنے والے اور تین ہزار دیگر کارخانہ جات کے مزدوروں نے کام چھوڑ دیا ہوا اور لنکا شایر کے مالکان مل نے ارادہ کر لیا ہے کہ اگر مزدوروں نے زیادہ دق کیا تو وہ کام یکلخت بند کر دیں گے۔ اور اُس سے ایک لاکھ آدمی بیکار ہو جاوینگے۔ انگلینڈ ہندوستان نہیں ہے۔ جہاں کے لوگ مذہباً اس بات کے قائل نہیں کہ ہم کو دوسروں سے جو کچھ ملتا ہے۔ وہ ہمارے افعال کا نتیجہ ہے۔ اور اسلئے یہہ منتظر پیش رہنا ہے چاہئے ہندوستانی مزدوروں کی حالت بھی کچھ بہتر نہیں ہے لیکن آجتک یہہ حالت یہاں دیکھی نہیں گئی۔ ولائت میں اس دولت و محنت کی جنگ کا آخرکار جو نتیجہ ہوا اُسکا منتظر ہی رہنا چاہئے۔ لیکن اگر دستور کو خیال کیا جاوے تو میدان محنت ہی کے ہاتھ رہے گا۔ اور دراصل رہنا بھی چاہئے۔ یہہ ہی وہ چیز ہے جس نے کہ انگلینڈ کو موجودہ درجہ پر پہنچا رکھا ہے +

(رہبر مراد آباد)

پرائمری تعلیم کا مفت اور لازمی کیا جانا

ہمعصر رفیق رقمطراز ہے کہ اگرچہ ہندوستان کی خاطرخواہ ترقی کے لئے اسبات کی اشد ضرورت ہے۔ کہ جس طرح سے بہت سے مہذب ممالک میں ابتدائی تعلیم مفت اور جبریہ کی گئی ہے۔ اس طرح ہندوستان میں بھی کیجاوے۔ اور اگرچہ ملک ایسی تعلیم کے لئے اس وقت آمادہ ہے۔ لیکن گورنمنٹ مختلف لوکل گورنمنٹوں کی رائے کے مطابق جو پرائمری تعلیم کے مفت اور لازمی کئے جانے مخالف ہیں۔ ابھی ہندوستان کے لوگوں کو مفت اور لازمی پرائمری تعلیم سے مستفید ہونے کا موقعہ نہیں دینا چاہتی۔ اور اس سے ملک کو یقیناً ناقابل تلافی نقصان پہنچیگا۔ اسلئے گورنمنٹ ہند کو حتی الامکان جلدتر پرائمری تعلیم کو مفت اور لازمی کر دینے کے وسائل ابھی سے اختیار کرنے چاہئے۔ یعنے یہہ کہ ایک خاص پیمانہ پر چاہے وہ کتنا ہی قلیل ہو ایسی تعلیم کا تجربہ شروع کر دینا چاہئے۔ ہم باخوف تردید کئے دیتے ہیں۔ کہ جبتک ہندوستان میں جرمنی کے طریق تعلیم کو رواج نہ دیا جاویگا جس میں ابتدائی تعلیم نہ صرف مفت اور جبریہ ہے۔ بلکہ جس میں طلبہ کی جسمانی اخلاقی اور عقلی قوائے کی ترقی ہر طرح پر ہے۔ تب تک ہندوستان ترقی یافتہ اقوام کی مجلس میں جگہ پانے کے قابل نہیں ہو سکیگا۔ اور ہندوستان کی یہہ کمی ایک ایسے زمانہ میں جبکہ دنیا بھر کی قومیں معراج عروج کے حاصل کرنے میں مصروف ہیں۔ برٹش گورنمنٹ جس ترقی یافتہ مہذب اور نیز نوع انسان کی خیرخواہ سلطنت کے لئے بدنامی کا موجب قرار دیا جاویگا۔ ہندوستانیوں کی ترقی کی ہر ایک بات اس امر کی محتاج ہے کہ گورنمنٹ اس میں مدد کرے۔ اسلئے گورنمنٹ ہند اور برٹش امپیریل گورنمنٹ سے یہہ توقع کرنا بیجا نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ اہل ہند کی ترقی تعلیم کے لئے سب سے زیادہ کوشش کرے۔ گو اس میں گورنمنٹ کو بہت سی مشکلات کا سامہنا ہوگا لیکن ان مشکلات کا حل کرنا بھی گورنمنٹ کے اعلیٰ اور مقدم فرائض میں سے ہی ہے + (رفیق)

شاہی یادگاریں اور تعلیم

ہمعصر رفیق رقمطراز ہے کہ ملک معظم کی یادگاریں جو مختلف شکلوں میں قائم کی جائینگی۔ اُن کے لئے اور لارڈ منٹو کی یادگار کے لئے پبلک جس سرگرمی سے چندہ دے رہی ہے۔ اس سے عیاں ہوتا ہے۔ کہ اہل ہند کو اپنے بادشاہ اور اُس کے نائب سلطنت کے ساتھ کسقدر گہری محبت ہے۔ لیکن افسوس اُن یادگاروں میں سے غالباً ایک بھی تعلیمی نہیں ہے جس سے اہل ہند کو کسی قسم کی تعلیمی امداد مل سکے۔ حالانکہ ملک کی ضرورت اور پبلک کی خواہش اس امر کی مقتضی نہیں کہ یادگاریں تعلیمی ہوتی۔ خیر یہہ موقعہ تو نکل ہی گیا۔ لیکن اب گورنمنٹ اور متمول پبلک سے یہہ استدعا بیجا نہ ہوگی۔ کہ ملک معظم جارج پنجم کی تخت نشینی کے جشن کے موقعہ پر ہندوستان میں تعلیمی یادگاریں مختلف قسم کی قایم کرنے کے لئے کوشش کیجاوے۔ گورنمنٹ ہند اس موقعہ پر پبلک میں پرائمری تعلیم کو مفت اور لازمی کر دیوے۔ اور مختلف صوبوں کی گورنمنٹیں امداد دیکر اور پبلک سے چندہ لیکر سائنس صنعت و حرفت اور زراعت کی تعلیم کے لئے مدرسے اور کالج قائم کریں۔ (رفیق)

بٹالہ میں سردار میا سنگھ صاحب کی فیاضی

بٹالہ میں ایک گوردوارہ ہے جہاں گورو نانک دیو جی مہاراج کی شادی ہوئی تھی شادی کی تقریب پر ہر سال وہاں میلہ لگا کرتا ہے اور سنگت دور دراز سے اس موقعہ پر آتی ہے امسال بقدر خلقت کا ہجوم تھا کہ جگہ نہ ملتی تھی کندھے سے کندھا لگتا تھا اس تکلیف کو دیکھکر فراخی گوردوارہ کے لئے اپیل کیگئی جس میں سردار میا سنگھ صاحب رئیس اعظم بٹالہ و مالک کارخانہ سرمہ میرہ نے مبلغ بارہ سو روپیہ (۱۲۰۰) دیا۔ نیز بابو اوتم سنگھ صاحب سوداگر کستوری وغیرہ امرتسر نے مبلغ دوسو روپیہ بھائی جیرام سنگھ صاحب امرتسر نے مبلغ دوسو روپیہ وغیرہ وغیرہ چندہ دیا یہاں پر یہہ ظاہر کر دینا غیر موزوں نہ ہوگا کہ سردار میا سنگھ صاحب نے ایک ہزار روپیہ ایڈورڈ میموریل فنڈ میں بھی دیا ہے سردار صاحب ہمیشہ ہی نیک کاموں میں فراخدلی سے حصہ لیتے ہیں ہم پرارتھنا کرتے ہیں کہ واہگورو مہاراج آپکو اس سے بھی زیادہ ہمت دے کہ آپ ہمیشہ نیک کاموں میں دلچسپی لیتے رہیں +

گلدستۂ اخبار

سرحدی قومیں ناراض ہیں کہ خلیج فارس میں اسلحہ کی بندش کیوں کی۔ حالت سنجیدہ ہو رہی ہے۔ خبر ہے کہ گورنمنٹ نے صاحب امیر کابل سے اس کی شکایت کی ہے کہ ان کے افسر سرحد پر فساد کو بھڑکاتے ہیں۔

سررشتہ میڈیکل پنجاب میں دس اسسٹنٹ سرجن اضافہ کئے گئے۔ پانچ ہندو۔ پانچ مسلمان ہیں۔

واٹر ورکس کراچی کے لئے پانچ لاکھ کا میونسپل قرضہ چاہا گیا۔ ڈیڑھ لاکھ کی بھی درخواستیں نہیں آئیں۔

پچھلے ہفتہ ہند میں طاعون سے ۲۵۲۳ مرے صوبجات متحدہ میں ۱۲۱ پنجاب میں ۱۴۷ مرے ہیں۔

رائے بھورام صاحب کو دو سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

برٹش پارلیمنٹ کے ممبران کی تنخواہ کے سوال پر یونینسٹ پارٹی کے اہل الرائے میں نفاق بڑھ گیا ہے۔

اخبارات مارننگ پوسٹ۔ پالمال گوٹ آبزرور۔ سٹینڈرڈ وگلوب تنخواہ ممبران کے طرفدار ہیں۔

لیکن ڈیلی میل وڈیلی ٹیلیگراف بروز مخالف ہیں وہ اس کو فضول رشوت قرار دیتے ہیں۔ دیکھئے۔

ایک صاحب شکایت کرتے ہیں کہ سرکار عاریہ سناروں اور صرافوں کے اوزان خود کیوں نہیں بناتی۔ رتی ماشہ۔ تولہ کے جو وزن ہیں اس میں سونا خریدنے والوں کو خسارہ پڑتا ہے جس حالت میں ناج اور اینڈھن بیچنے والوں کے باٹ کا جائزہ ہر سال لیا جاتا ہے چاہئے کہ ان لوگوں کے اوزان پر بھی سرکاری مہر ثبت ہو۔

منشی گنج (ڈھاکہ) میں للت چندر چودہری کے گھر سے دس گورے بمب کے اور چار تلواریں نکلیں +

لوکل

کل تمام دن ابر رہا اور قدرے تقاطر بھی ہوا آج پھر ابر ہے امید ہے بارش ہوگی۔

بڑی خوشی کی بات ہے کہ جناب این۔ سی گھوش صاحب بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر کرسچن بورڈنگ سکول لودیانہ ماسٹر رلیارام صاحب مرحوم کی جگہ سٹی آوف گلاسگو بیمہ کمپنی کے ایجنٹ مقرر ہوئے۔ یہ کمپنی بڑی معتبر اور ۱۸۳۸ء کی قایم شدہ ہے۔ زندگی بیمہ کرانے والوں کو چاہئے ہیڈ ماسٹر صاحب موصوف سے خط و کتابت کریں +

فراہمی چندہ بیادگار ملک معظم مرحوم مغفور آنجہانی کا کام بڑی سرگرمی سے ہو رہا ہے۔ جناب خانصاحب محمد ظفر خان صاحب مروت افسر مال خاص اسکام کیلئے دورہ فرمارہے ہیں۔ خانصاحب امید لاتے ہیں کہ تخمیناً چالیس ہزار روپیہ ضلع لودیانہ سے اکٹھا ہو جاویگا۔ یہ معقول رقم ہے +

"Life of Faith"

برائے مفت تقسیم

ہندوستانی پاسبانوں اور کارندوں کو دی جاویگی۔

پادری سی۔ جی۔ مور ایڈیٹر صاحب مسٹر کیہل کو مورخہ ۲۵ اگست کو ذیل کی عبارت تحریر فرماتے ہیں +

ہمارے بہت سے دوست چاہتے ہیں کہ "ایمان کی زندگی" کو ہندوستانی پاسبانوں اور کارندوں میں مفت تقسیم کیا جاوے جنکو اور کسی طرح یہ اخبار پہنچ نہیں سکتا۔ مہربانی سے ایسے ناموں کی فہرست بھیجدیں۔" چاہئے کہ مشنری صاحبان کیسوک مشنری کونسل کو اس کیلئے ہمیں جو انکو فوراً بھیجدینگے" +

ہم بخوشی ہندوستانی پاسبان اور مبشر اور اُستادوں اور کارندوں کے نام بھیجینگے جو "ایمان کی زندگی" کی جلدیں چاہتے ہیں +

۵ کیمک سٹریٹ کلکتہ۔ ایف کیہل۔



پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے۔ اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۰۰۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۳۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہو سکتا ہے اور نئے پراسپکٹس اردو و انگریزی مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں+

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ
ہندوستان و پنجاب 〃 〃 عاً ۸
غیر ممالک سے 〃 〃 ۸ہ
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۱؍۸	۸ہ	ے
چوتھائی کالم	۸ہ	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	مہ
پورا کالم	عہ	مہ	ہہ
پورا صفحہ	ہہ	معہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر مابعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا+

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں+

اعلیٰ عرق کافور

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے اسکے گھر میں ایسی ہی بکار پڑ جاتی ہے۔ اور گھر اکر یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سا سے جو تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کی ہر گھر میں ڈال رکھتے ہو یہہ اعلیٰ عرق کافور چھبیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے۔ گرمی کے دست پیٹ کا درد و مروڑ اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے قیمت فی شیشی (۴؍) چار آنہ+ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک (۵؍) پانچ آنہ+

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے یہہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے اسکا رنگ بھی مثل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کے مانند رہتی ہے یہہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا پیٹ کا درد۔ ہیضہ۔ متلی اور اسہال کا قائم ہونا یہہ سب ریاح کی علامتیں جلد دور ہو جاتی ہیں۔ گود کے بچوں کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے+

قیمت فی شیشی ۸ر آٹھ آنہ محصولڈاک ۵ر (پانچ آنہ)

مفصل حالات کی کتاب بلاقیمت ملتی ہے منگاکر ملاحظہ کیجئے۔

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی بی۔ بی ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۶۷ء

پُر فضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں شرح خرچ خوراک مع فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ہر یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا+

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کر دلوان کریم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری۔ میز کرسی۔ وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا ۹۰ سے ما عسہ کر دلوان لعہ+

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں+

سنڈے سکول کے سبق

تصویردار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے عہ محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲ر فی سبق محصولڈاک علاوہ۔ یعنے کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک یہہ سبق اردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں+

یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے پادری ہیری فورمن صاحب ڈی۔ ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور انکے ساتھ انڈین بائیبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں+

حقیقت یہہ ہے

کہ بائبل کی تعلیم کیواسطے سب سے عمدہ سبق ہیں۔ انکا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ملجاتی ہے یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہو جاتی ہے۔ اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہے کہ تمام مشن سکولوں میں یہہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن اسکول انکا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام اسکولوں میں انکا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ از حد مفید ہیں+

جو صاحب انکو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ لودیانہ لکھنا کافی ہے سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی۔ وی۔ پی کے ذریعے+

میرے کا سرمہ

پانچہزار روپیہ کا انعام (۵۰۰۰) اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب چالیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی وضعی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا بنک میں یہی مطلب کیلئے جمع کیا گیا

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولائیت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - بل - سرخی - ابتدائی موتیابند - پانی جانا - خارش - وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام لوگ اس سے فائدہ اُٹھا سکیں - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ؏ میرے کا سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپے - خالص میرہ فی ماشہ بیس روپیہ ؏ خرچ ڈاک بذمہ خریدار +

درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں - نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے +

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ
مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے - ۱ - جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر صوبہ پنجاب و صوبہ سرحدی مورخہ ۱۵ ار دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء کو تحریر فرماتے ہیں آج اس شفاخانہ کو دیکھکر بہت خوش ہوا جو سردار میاسنگھ آہلووالیہ کی فیاضی سے قایم ہوا ہے یہ شفاخانہ اہل شہر کے لئے بہت فائدہ مند ثابت ہوا ہے اور باشندگان بٹالہ کو سردار صاحب کا مشکور و ممنون ہونا چاہیے +

۲ - میں نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار میاسنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں - استعمال کرکے مفید پایا میری رائے میں خاصکر اُن مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے + راقم ڈاکٹر برج لعل گھوس رائے بہادر ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند +

۳ - جناب پروفیسر میاسنگھ صاحب - تسلیم - میں نے آپ کے یہاں سے سفید سرمہ میرے کا منگوا کر استعمال کیا - بحد درجہ کا فائدہ ہوا بلکہ صحت کلی حاصل ہوگئی - آپ کا سرمایہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے بصارت کو طاقت بخشتا ہے تیسرے دن فائدہ معلوم ہوجاتا ہے - واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے - اسلئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سے بڑھکر آنکھ کے لئے اور کوئی دوائی نہیں ہے + راقم - مہاراج کنور چھترپال سنگھ صاحب بہادر ریاست مجھگوال اودھ +

۴ - جناب پروفیسر میاسنگھ صاحب آہلووالیہ سلامت - براہ مہربانی ایک تولہ سفید سرمہ میرہ قسم اعلیٰ قیمتی تین روپیہ فی تولہ ذیل کے پتہ پر دی - پی - عنایت کیجیگا - جناب سردار صاحب میں نے آپکے سرمہ کو تین برس سے اپنی آنکھوں پر استعمال کرکے آزمایا نہایت مفید پایا میں نے سب انگریزی دوا استعمال کیں مگر جو فائدہ آپکے سرمہ سے ہوا کسی سے نہیں ہوا آنکھ کی ہر بیماری کیلئے مفید ہے میں آپکا نہایت شکرگذار ہوں - راقم پادری - جی ایچ اسمارٹ پریچر - ایم - ای مشن انچارج ضلع رائے بریلی - ۲۰ مئی سنہ ۱۹۱۱ء -

پادری ای - ایم - ویری - صاحب ٹی - ڈی - ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام دائی براور ز چھپا اور شایع ہوا